اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

ہفتہ وار نمبر

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۸ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۶- جولائی ۱۹۳۹ء - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر زیادہ ناساز رہی احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت بوجہ بخار علیل ہے - نیز میاں انس احمد کو آج پھر بخار ہوگیا - احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

آج ساڑھے آٹھ بجے صبح سے ساڑھے گیارہ بجے تک مسجد نور میں جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کا جلسہ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں جامعہ احمدیہ کے بعض طلباء اور بورڈنگ تحریک جدید کے بعض نوجوانوں نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقاریر کیں ؛

آج چھ بجے شام قادیان کی مجالس خدام الاحمدیہ کے ممبران آریہ سکول اور موضع رجادہ کے درمیانی ایک رستہ پر جمع ہوئے جہاں ایک نشیبی جگہ بارش کے بعد گزرنے والوں کے لئے تکلیف دہ بن جاتی تھی اور ساڑھے سات بجے تک اس پر مٹی ڈال کر اسے درست کر دیا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسئلہ طلاق کانشنس کے خلاف نہیں

"طلاق پر آریوں کے اعتراض سُن کر فرمایا - کہ اگر طلاق ایسا امر ہوتا - جو کہ کانشنس کے خلاف ہے تو پھر دیگر اقوام بھی اسے بجا نہ لاتیں - لیکن ہم دیکھتے ہیں - کہ کوئی بھی ایسی قوم نہیں ہے - جو ضرورت کے وقت عورت کو طلاق نہ دیتی ہو - لیکن اگر نیوگ بھی ایسا ہی ہے - تو آریوں کو چاہیئے - کہ اپنی قوم کے معزز اور برگزیدہ کئی سو ممبر انتخاب کریں - کہ جن کی اولاد نہ ہو - اور پھر وہ اپنی عورتوں سے نیوگ کرائیں اور شائع کریں - کہ فلاں فلاں صاحب اپنی عورت سے نیوگ کرواتے ہیں - جب تک وہ یہ نمونہ نہ دکھلائیں تب تک بحث فضول ہے - اور جب وہ ایسا کریں - تو پھر ہم کو ان پر کچھ افسوس نہ ہوگا - ہمارا اعتراض اس وقت تک ہے - جب تک وہ اسے عملی طور پر قوم میں نہیں دکھلاتے - اسی طرح اگر وہ بالمقابل چاہیں - تو ہم اہل اسلام کے رؤساء اور معزز لوگوں کی ایسی فہرست تیار کر دیں گے - جنہوں نے معقول وجوہات پر اپنی بیویوں کو طلاق دی ہے" (البدر مورخہ یکم مئی ۱۹۰۳ء)

تدابیر کا شہتیر

"تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے - اگر شہتیر گر جائے - تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں - نہیں - بلکہ یکدفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے خون بھی ہو جائیں - اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں - اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی" (کشتی نوح)

مرحومہ بیوی کا مہر ادا کرنے کی صورت

"ایک صاحب نے دریافت کیا - کہ ایک شخص اپنی منکوحہ سے مہر بخشوانا چاہتا تھا - مگر وہ عورت کہتی تھی - تو اپنی نصف نیکیاں مجھے دیدے - تو بخشدوں - خاوند کہتا رہا - کہ میرے پاس حسنات بہت کم ہیں - بلکہ بالکل ہی نہیں ہیں - اب وہ عورت مر گئی ہے - خاوند کیا کرے - حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسے چاہیئے - کہ اس کا مہر اس کے وارثوں کو دیدے - اگر اس کی اولاد ہے - وہ بھی وارثوں سے ہے - شرعی حصے لے سکتی ہے اور علیٰ ھذا القیاس خاوند بھی لے سکتا ہے" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

اہل وعیال کا اثر

"بعض عادتیں اس قسم کی ہوتی ہیں - کہ کنبہ اور اہل و عیال کے آدمی اس کے حامی ہوتے ہیں - اس کا چھوڑنا اور بھی دشوار تر ہوتا ہے - مثلاً ایک شخص بذریعہ رشوت کے روپیہ حاصل کرتا ہے - عورتوں کو اکثر علم نہیں ہوتا - وہ تو اس کو اچھا جانے گی - کہ میرا خاوند خوب روپیہ کماتا ہے - وہ کب کوشش کرے گی - کہ خاوند سے یہ عادت چھڑا دے" (بدر ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

بیرونی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب مقامی جلسوں کے لئے قریب قریب کی جماعتوں سے از خود چندہ وصول کرتے رہتے ہیں۔ یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی چندہ خواہ کسی جلسہ وغیرہ کے لئے ہو یا تعمیر مسجد وغیرہ کی بابت۔ وہ نظارت بیت المال کی اجازت کے بغیر جمع نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص بغیر اجازت نظارت بیت المال کسی جماعت یا فرد سے چندہ مانگتا یا وصول کرتا پایا جائے۔ تو اس شخص کے نام و پتہ و حلیہ وغیرہ سے فوراً دفتر ہذا کو اطلاع دی جائے۔ ناظر بیت المال

من انصاری الی اللہ

بجٹ ۴۰-۱۹۳۹ء کی اطلاعیں جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ ایسی تمام جماعتیں جو اپنے بجٹ سال حال کو پورا کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد اپنے وعدے دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال

گرمیوں میں

طاقت جوانی قایم رکھیں

موسم کا صحت پر اثر لازمی ہے۔ موسم گرما میں ہاضمہ کمزور اور زیادہ پسینہ آنے سے گرمی سے جسم اور دماغ سست ہو جاتا ہے اگرچہ برداشت کر سکنے والے تندرست اشخاص کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیے لیکن تو بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عام طور پر لوگ گرمیوں میں اپنی تندرستی بھرتی و صلہ میں کمی پاتے ہیں صرف وہ لوگ جو سمجھدار ہیں اور موسم کے مطابق

گرمیوں کے رسائن

استعمال کرتے ہیں گرمیوں میں بھی اپنی صحت کو طاقت کو ترقی کرتا ہوا پاتے ہیں۔ کارخانہ امرت دھارا کی مندرجہ ذیل اکسیریں و مقوی ادویات خاص گرمیوں میں صحت کو ٹھیک رکھنے کے اور بڑھانے کے لئے بہت ہی اعلیٰ ہیں۔

اکسیر ۴۷	اکسیر ۱۶	کرن جوانی
گرمی کی زیادتی سے جگر۔ گردہ۔ مثانہ معدہ۔ دماغ۔ منی وغیرہ میں پیدا ہوئی سب خرابیوں کو دور کرنے کے لئے سرد طاقت بخش دوائی ہے قیمت فی تولہ آٹھ آنے ۸/-	پر میہہ سے کمزور اور مرجھائی ہوئی جوانی والوں کے لئے سرد رسائن۔ دل۔ دماغ۔ مثانہ۔ گردہ۔ کے لئے طاقت بخش۔ ویرج کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ	نسوں۔ پٹھوں کی کمزوری۔ طاقت پیدا کرنے والے گلینڈز کی کمزوری۔ دل۔ جگر۔ معدہ۔ و اعضاء رئیسہ کی کمزوری دور کرنے کے لئے رسائن۔ قیمت ۱۰۰ گولی چار روپے۔ ۲۴ گولی ایک روپیہ

پتہ:۔ امرت دھارا۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۱/۲ ۴ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو جاتی ہیں۔ گدیاں۔ سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگو لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بغداد ۴ جولائی۔ عراق گورنمنٹ کی فلسطین کے متعلق پالیسی بیان کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ عراق نے قرطاس ابیض کو رد کر دیا ہے۔ اور ہم اپنے ملک میں کسی یہودی کو داخلہ کی اجازت نہیں دے سکتے۔

لنڈن ۴ جولائی۔ شہزادہ برار نے آج ہائیڈ پارک ہوٹل میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم اور سر فیروز خان نون کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔

ایبٹ آباد ۵ جولائی۔ حکومت سرحد کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ماہ مئی میں اس صوبہ میں ۹۳ قتل ہوئے گذشتہ سال اسی ماہ میں ۱۰۶ ہوئے تھے یکم جنوری سے ۳۱ مئی تک یعنی پانچ ماہ میں ۴۷۲ قتل ہوئے۔ نقب زنی کی ۵۹۰ اور ڈاکہ کی ۷۶ واردات ہوئیں۔

ڈینزگ ۵ جولائی۔ آج پولش علاقہ پر ایک جرمن ہوائی جہاز نے پرواز کی۔ جس پر توپوں کے ذریعہ فائر کئے گئے جس سے مجبور ہو کر اسے واپس جانا پڑا

لنڈن ۵ جولائی۔ برطانوی پریس آج کل کیبنٹ میں مسٹر چرچل کی شمولیت کے لئے زبردست پروپیگنڈا کر رہا ہے ڈیلی میل نے لکھا ہے۔ کہ انہیں ایئر منسٹر بنایا جائے گا

پشاور ۵ جولائی۔ بنوں کے علاقہ میں قبائلیوں کی سرگرمیاں جاری ہیں اس ہفتہ انہوں نے پولیس کی چار چوکیوں پر حملے کئے۔ بنوں اور کوہاٹ کے درمیان ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے دو دفعہ سرکاری فوج کے ساتھ تصادم ہوا

گوہاٹی ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آسام کے دریاؤں میں شدید طغیانی آئی ہوئی ہے۔ لوگ مکانوں کی چھتوں اور کشتیوں میں پناہ گزین ہیں تمام سڑکیں زیر آب ہیں۔ حکومت کے دفاتر بھی زیر آب ہیں۔ ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بھی بند ہے۔

ڈینزگ ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے نازیوں میں تفرقہ پیدا ہو گیا ہے۔ ڈینزگ کا آزاد شہر اس وقت پانچ ممالک کا مقروض ہے۔ اس

قرضہ کی ادائیگی پر شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

شملہ ۵ جولائی۔ اس وقت تک یہ طریق تھا۔ کہ ریلوے پولیس کا خرچ بھی صوبجات ہی ادا کرتے تھے۔ مگر اب فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ متعلقہ ریلویز خود یہ خرچ برداشت کریں گی۔

کولمبو ۵ جولائی۔ جن ہندوستانیوں کو سیلون سے نکل جانے کے احکام ملے تھے۔ انہوں نے درخواست کی تھی۔ کہ انہیں کچھ وقت واپسی کی تیاری کے لئے دیا جائے۔ اسے سیلون گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے۔

حیفا ۵ جولائی۔ آج ایک قہوہ خانہ میں بم پھٹا۔ ایک عرب ہلاک اور ۲۴ مجروح ہوئے۔ شہر میں ۶½ بجے کے بعد گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

نیویارک ۵ جولائی۔ یہاں ایک دریا میں ایک امریکن کلیرنس گا ٹیلر نامی نے تیراکی کا ریکارڈ مات کر دیا ہے۔ وہ ۷۷½ گھنٹے مسلسل پانی میں رہا اور اس اثناء میں ۲۸۸ میل طے کئے۔

شملہ ۵ جولائی۔ برطانوی وزارت آج کل چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہی ہے۔ اور عنقریب ہندوستان میں اسلحہ سازی کے کارخانے جاری کر دیئے جائیں گے۔ جو کلکتہ۔ جبل پور اور کرکی میں قائم ہونگے۔ ان میں کام کرنے کے لئے یورپ سے ماہرین بلوائے جائیں گے۔ جو ہندوستانیوں کو بھی ٹریننگ دیں گے

پیرس ۵ جولائی۔ دنیا کے مذاہب کی کانگرس کو حضور نظام نے ایک پیغام بھیجا ہے جس میں کہا ہے کہ تمام مذاہب رواداری سکھاتے ہیں۔ اس لئے تمام لوگوں کو باہم فراخدلی اور رواداری کے ساتھ رہنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کانگرس اس اصول کو تمام دنیا میں

رواج دینے کے لئے پر زور کوشش کرے گی۔

کانپور ۵ جولائی۔ بعض خاکروبوں کو بلدیہ کی طرف سے جرمانے کئے گئے تھے۔ اس کے خلاف بطور احتجاج آج گیارہ سو خاکروبوں نے ہڑتال کر دی۔

ہانگ کانگ ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان اس شہر پر ہوائی حملے کی تجویز کر رہا ہے۔ حکومت کی طرف سے دفاعی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں کارخانے بڑی مستعدی کے ساتھ گیس کے نقاب تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ انگلستان میں بھی ان کے لئے آرڈر دیدیا گیا ہے

لنڈن ۵ جولائی۔ قصر بکنگھم سے سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ شاہ بلجیم کی دعوت کو منظور کرتے ہوئے ۲۴ اکتوبر کو برسلز روانہ ہو جائیں گے۔ اور چار روز میں اس ملک کا دورہ ختم کریں گے۔

پٹنہ ۵ جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کوئی کانگرسی اپنے صوبہ کی کانگرس کمیٹی کی اجازت کے بغیر کسی ستیہ آگرہ کی تحریک میں شامل نہ ہو۔ آل انڈیا کسان سبھا نے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کیا ہے اور ایک قرارداد پاس کی ہے۔ کہ کسان وس ہدایت پر عمل کرنے سے

قاصر ہیں۔

لنڈن ۵ جولائی۔ ڈینزگ میں مشرقی پرشیا کے رستہ سامان جنگ دھڑا دھڑ آ رہا ہے۔

بیت المقدس ۵ جولائی۔ شہر کے شمال مغربی علاقہ میں حال میں قتل اور اقدام قتل کی جو وارداتیں ہوئی ہیں۔ اس کے سلسلہ میں حکومت نے وہاں کے یہودی باشندوں پر ایک ہزار پونڈ مجموعی جرمانہ کر دیا ہے

کلکتہ ۵ جولائی۔ حکومت بنگال نے چار مزید سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۵ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ میں تمام کی تمام فصل پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے اس وجہ سے اناج کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ گوشت اور انڈے دگنی قیمت پر فروخت ہو رہے ہیں۔ عنقریب اعلان کیا جانے والا ہے۔ کہ چیک پروٹیکٹوریٹ کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور اس علاقہ کو جرمنی کے ساتھ ملا لیا جائیگا

مدراس ۵ جولائی۔ تامل ناڈ پراونشل کانگرس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کمیٹیاں فارورڈ بلاک کی تنظیم اور اسے فروغ دینے والی تقاریب میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ ہاں کانگرسی ممبر ذاتی حیثیت سے مسٹر بوس کے استقبال وغیرہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

گوجرانوالہ ۵ جولائی۔ گندم وڈہ۔ ۹/-/۲ گندم نمبر ۱ ۵۹۰ ۶/۴/۳ توریہ ۲/۳/- گھی ۴/۸/۳۸ ہے ہاپوڑ میں گندم کا

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام محمد ولد عبد الرحمن ذات آوان پیشہ دھرکھان وامامت سکنہ چک ۲۳۷ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۱۴ ستمبر کیلئے ہے لہذا جملہ مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۶/۹ (دستخط) خان صاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں ۱۸-۹-۳۹ سے سٹیشن ماسٹر اور کمرشل گروپ کے طلبا کی ٹریننگ کے لئے درخواستیں برائے داخلہ مطلوب ہیں ہر ایک گروپ میں ۱۲۰-اور ۵۰ آسامیاں بالترتیب خالی ہیں امیدوار کی عمر ۱-۹-۳۹ کو ۱۸ اور ۲۱ کے درمیان ہونی چاہیئے۔ کم سے کم تعلیمی معیار میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا اس کے مساوی ہونا چاہیئے۔ ڈویژنل دفاتر میں درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳ر اگست ۱۹۳۹ء ہے۔ جو صاحب مفصل تفصیلات چاہتے ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور بھیجنے والے کا مفصل پتہ درج ہو ارسال کرے اس لفافہ کے بائیں جانب کے اوپر والے کونے میں یہ الفاظ درج ہوں "آسامیاں برائے اسٹیشن ماسٹر یا کمرشل گروپ سٹوڈنٹس" یا جیسی کہ صورت ہو

جنرل منیجر لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲-ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ بخش ولد میاں اللہ دتہ ذات چوغطہ رنگریز سکنہ چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴-۷-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱-۶-۳۹

(دستخط) **خان صاحب میاں نور الدین صاحب** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پارس" کے قلمی معاونین

(۱) مولانا ابو الاثر حفیظ جالندھری (۲) پرنسپل محمد الدین تاثیر ایم اے (۳) خانصاحب حکیم احمد شجاع بی اے (۴) پنڈت بالمکند جوش ملیسانی (۵) لالہ تلوک چند محروم بی اے (۶) پنڈت ہری چند اختر ایم اے (۷) پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی (۸) مہتہ امرناتھ موہن بی اے (۹) لالہ جگن ناتھ ٹھاکر بی اے دہلوی (۱۰) جناب لطاف حسین منشی (۱۱) جناب مرزا یاس یگانہ لکھنوی (۱۲) حضرت سیماب اکبر آبادی (۱۳) جناب حامد علی خاں بی اے ایڈیٹر ہمایوں (۱۴) منشی غلام قادر فرخ امرتسری (۱۵) مرزا بیضا خاں ایرانی امرتسر (۱۶) مسٹر محمد مختار بی اے لاہور (۱۷) مسٹر عبد الحمید کاکر بی اے ڈرامائسٹ (۱۸) جناب اکبر خاں لاہور (۱۹) مسٹر سراج الدین ظفر بی اے (۲۰) جناب ساغر نظامی (۲۱) مولانا قومی (۲۲) دوزخی (۲۳) حاجی لق لق (۲۴) احمق پھپھوندی (۲۵) طارموزی (۲۶) عالم سیاہ پوش (۲۷) جناب عابد مسیح بی اے میرٹھ (۲۸) مسٹر پرتھوی راج بی اے (۲۹) مسٹر جاگیردار سنروامودی ٹون (۳۰) مسٹر خلیل (۳۱) مس سوبھانہ سامرتھ (۳۲) جناب حافظ جی (۳۳) مس کملیش کماری (۳۴) مسٹر مغنی سنروامودی ٹون (۳۵) مسٹر موتی بی اے (۳۶) مس لیلا ڈیسائی (۳۷) مسٹر سریندر بی اے ایل ایل بی (۳۸) مس شانتا آپٹے (۳۹) مس لیلا چٹنس (۴۰) مس دیوکا رانی (۴۱) مس کانن بالا (۴۲) مس درگا بائی کھوٹے (۴۳) مس بملا کماری (۴۴) مس سردار اختر (۴۵) مسٹر چارلی ٹف ٹھوکر (۴۶) پری چہرہ مس نسیم (۴۷) مسز اناکشی رامارائو ایم اے (۴۸) مسٹر کمال امروہی جیلر کا ڈائیلاگ رائیٹر (۴۹) پروفیسر واقف (۵۰) مس رینوکا دیوی

شمالی ہند کے مشہور و معروف ادبی و سیاسی اخبار

"پارس" لاہور کا دورِ ترقی

ادبی اور سیاسی اعتبار سے "پارس" کے مرتبہ اور معیار کی بلندی کا شہرہ اسقدر عام ہے کہ اس بارے میں صرف اس حقیقت کا اظہار کر دینا کافی ہوگا۔ کہ ملک بھر کے متعدد روزانہ اخبار اور ادبی رسائل اسکے مقالات کو بڑے فخر سے نقل کرتے رہے ہیں۔ اب اسمیں

فلمی حصّہ اور دلآویز تصاویر کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے

چنانچہ پارس کے مشہور اور مقبول خاص و عام سیاسی مقالات۔ ادبی مضامین نظم و نثر۔ دلپذیر نکدان۔ بلند پایہ تنقیدوں اور نادر تاریخی مضامین کے علاوہ اب اسمیں مفید از معلومات فلمی مضامین۔ فلمی افسانے۔ فلمی اداکاروں کے فلمی چہرے۔ سکلیے گانے اور مشہور پکچروں پر بے لاگ تنقیدیں بھی ناظرین پارس کی ضیافت طبع کا سامان بہم پہنچاتی ہیں۔ مشہور فلمی اداکاروں کے دلچسپ مضامین بھی اسمیں چھپتے ہیں ان تمام محاسن پر طرہ یہ کہ ہر پرچہ ایک عمدہ فریم میں گویا انکے قابل سہ رنگی تصویر اور متعدد یک رنگی دلکش تصاویر سے مزین ہوتا ہے آرٹ پیپر پر دو رنگ کا نہایت خوبصورت ٹائیٹل۔ ایک سہ رنگی تصویر۔ ۶۰ صفحات پر فوٹو بلاک ۲۰×۳۰/۸ سائیز کے ۲۶ صفحات۔ قیمت سالانہ ۶ روپے۔ فی پرچہ ۲ر

۲ر آنے کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیں

المشتہر

منیجر ہفتہ وار اخبار "پارس" ۶ میکلوڈ روڈ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر پندرہ سولہ سال۔ صاحب حسن و سیرت امور خانہ داری سے واقف۔ تعلیم یافتہ کے لئے مخلص احمدی برسرروزگار رشتہ کی ضرورت ہے خط و کتابت بنام

مولوی معین الدین صاحب

محاسب انجمن احمدیہ بکٹ گنج مردان ہو۔

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۰ آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں۔

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یو۔ پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائیزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (منیجر)

غیر احمدی اور غیر مسلم معززین کے نام خطبہ جمعہ جاری کرانے کی تجویز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کی ہندوستان کے با اثر ہندو مسلمان اصحاب میں اشاعت کے متعلق جو تجویز کی گئی ہے وہ ایسی مفید ہے۔ کہ ہر مخلص احمدی کو فراخ دلی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ اور ڈیڑھ روپیہ برائے نام سالانہ قیمت پر زیادہ سے زیادہ خطبہ نمبر جاری کرانے چاہئیں۔ تازہ شائع ہونے والے خطبہ جمعہ سے اس تجویز پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔ احباب کرام جس قدر غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرانا چاہیں ان کے پتے اور قیمت ارسال کر دیں۔ اگر پتے معلوم نہ ہوں تو دفتر الفضل خود ایسے اصحاب کے نام پرچہ جاری کر دے گا جن تک اخبار کا پہونچنا کسی نہ کسی رنگ میں مفید ہو سکتا ہے ؛

غرض یہ ایک نہائت مفید تجویز ہے جسے کامیاب بنانا احباب جماعت کا فرض ہے۔ اور امید ہے کہ وہ اس فرض کو نہائت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیں گے ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ

اپنا روپیہ بجائے ڈاکخانہ یا بنک کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیے

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثلاً تعمیر مکان۔ خرید اراضی یا شادی تعلیم وغیرہ کی غرض سے روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو ان کو چاہیئے کہ بجائے اپنے پاس رکھنے یا ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں جمع کرانے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت ذاتی جمع کرا دیں۔ ایسا جمع شدہ روپیہ ان کو حسب ضرورت واپس کیا جائے گا۔ اور تا اطلاع ثانی ترسیل زر کے اخراجات بھی خزانہ ادا کرے گا۔

گو بہت سے دوستوں نے اپنے حسابات کھلوائے ہوئے ہیں مگر یقین ہے کہ بہت سے احباب ایسے ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کی اس طرح مالی امداد کرنے اور مفت میں ثواب حاصل کرنے کے سہل طریقہ پر نہ صرف خود ہی عمل پیرا ہوں۔ بلکہ اپنے حلقہ احباب میں بھی اس تحریک پر عمل کرنے کی ترغیب دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قواعد امانت ذاتی دفتر محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ سے طلب فرمائیں ؛ ناظر بیت المال

احباب وی۔ پی وصول کرنیکے لئے تیار رہیں

ایک گزشتہ پرچہ میں جن احباب کے اسمائے گرامی شائع کئے گئے ہیں انکا چندہ ۲۰ جولائی سے قبل کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں سے جو اصحاب بذریعہ دفتر محاسب یا بذریعہ منی آرڈر چندہ بھجوایا کرتے ہیں انکے نام بغرض اطلاع شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ فوراً اپنا چندہ دفتر ہذا میں بطریق سابق ارسال فرمادیں۔ ان کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار رہیں۔ اور اگر کسی سخت مجبوری کی وجہ سے وی۔ پی رکوانا ہو۔ تو ۱۵ جولائی تک اطلاع دے دیں یا

جذباتِ گوہر

از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

کام آئی دلِ ناکام نہ تدبیر تری
ہو گیا سرد تڑپ کر نہ ہے تقدیر تری

تو اگر اس دلِ عاصی کی سیاہی دھو دے
پھر تو اے گریۂ غم مان لوں تاثیر تری

یہ ترا نعرۂ تکبیر فقط رسمی ہے
اگر اونچا نہ اٹھائے تجھے تکبیر تری

کام نکلیگا تو نکلے گا جنوں کے ہاتھوں
دیکھ لیں ہمنے سب اے عقل تدابیر تری

یدِ قدرت نے بنایا ہے مکمل تجھ کو
خود ترے ہاتھوں میں دے رکھی ہے تقدیر تری

لوحِ تربت کیطرح رہتی ہے سینہ پہ مرے
ہے نشانِ دلِ گم گشتہ یہ تصویر تری

پھینک دے توڑ کے ہر روک کو اے ورد جنوں
وسعتِ عالمِ امکان تو ہے جاگیر تری

روحِ آزادیٔ عالم ہے انہی حلقوں میں
کیا ہی دلکش ہے محبت کی یہ زنجیر تری

تو نے ڈالے ہیں محبت کے کچھ ایسے پھندے
تا دمِ مرگ نہ ٹوٹے گی یہ زنجیر تری

اسمیں دل پھنستے ہی پاتے ہیں حیاتِ جاوید
حسن رکھتی ہے عجب زلفِ گرہ گیر تری

نالے کہتے ہیں کہ ہم عرش کو چھو آئے ہیں
گوہر اب آگے نصیبا ترا تقدیر تری

لجنہ اماء اللہ قادیان کا شکریہ

قادیان میں مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہر دوسرے مہینے یوم عمل اجتماعی منایا جاتا ہے جس میں قادیان کے تمام احمدی اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالکر سڑکیں درست کرتے ہیں۔ اس غرض کے لئے ضرورت تھی۔ کہ تمام احباب کے لئے کدالیں اور ٹوکریاں مہیا کی جائیں۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ نے قریباً ایک سو پچیس روپے کا سامان خرید لیا۔ اور احباب کرام سے عطیہ جات کے حصول کی کوشش کی۔ لیکن پھر بھی مجلس کا یہ شعبہ مقروض ہو گیا۔

اس سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ قادیان کی مساعی نہائت قابل شکریہ ہیں کہ ممبرات لجنہ نے گھر گھر سے چندہ وصول کر کے مجلس کو مبلغ اکتیس روپے چھ آنے ۹ پائی کی رقم عطا کی ہے۔ اس عطیہ سے اس شعبہ کا بار ایک حد تک ہلکا ہو گیا ہے۔ مجلس لجنہ اماء اللہ قادیان کی عموماً اور حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سلمہا اللہ کی خاص طور پر شکر گزار ہے۔ کہ ان کی توجہ اور نوازش سے مجلس کو یہ مدد حاصل ہوئی۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ؛

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو یا رقم ارسال فرمادیں۔ اس دفعہ فہرست کی اشاعت میں چونکہ تاخیر ہو گئی ہے لہذا وی۔ پی کرنے کی تاریخ بھی بڑھا دی گئی ہے۔ تا اصحاب درمیانی وقفہ میں رقوم بھجوادیں۔ یا ادائیگی کے متعلق اطلاع ارسال کر دیں ؛

خاکسار مینیجر الفضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ سماج حیدر آباد سے کیا چاہتا ہے؟

ہندوستان کے مختلف صوبوں کے آریوں نے عموماً۔ اور پنجاب کے آریوں نے خصوصاً مملکتِ آصفیہ کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق اخبار "پرتاپ" میں حسب ذیل اعلان بار بار چھپ رہا ہے:۔

"آریہ سماج نے حیدر آباد میں جو ستیاگرہ جاری کر رکھا ہے۔ وہ فی الحال مندرجۂ ذیل دو دھارمک ادھیکاروں کے حصول کے لئے ہے۔ اگر یہ ہر دو حقوق تسلیم کر لئے جائیں۔ تو ستیاگرہ جاری رکھنے کی ضرورت نہ رہے گی:۔

(۱) دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات واحساسات کا جائز خیال رکھتے ہوئے ویدک دھرم۔ اور آریہ سنسکرتی کے پرچار کی مکمل آزادی دی جائے:۔

(۲) محکمۂ دینیات یا کسی اور محکمہ سے اجازت لئے بغیر نئی آریہ سماجیں قائم کرنے کے لئے آریہ سماج مندر تعمیر کئے جائیں۔ ہون کنڈ بنانے اور پرانے مندروں کی مرمت کی پوری پوری آزادی دی جائے"۔

قبل اس کے کہ ہم ان مطالبات کے متعلق کچھ عرض کریں۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ آریوں کی ایک ایسی مہم جس میں ان کے کئی ایک "ڈکٹیٹر" قید ہو چکے ہیں۔ کئی ہزار والنٹیئرز محبوس ہو چکے ہیں۔ اور بقول ان کے کئی لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق ایک اخبار کا اپنی طرف سے یہ اعلان کر دینا کہ اگر اس کے پیش کردہ مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ تو مہم ختم ہو سکتی ہے۔ یا تو محض تمسخر ہے۔ یا یہ کہ آریہ سماجی حیدر آباد کے خلاف غلط قدم اٹھانے کی وجہ سے اس قدر تنگ آ چکے ہیں کہ پیچھے ہٹنے کے لئے کسی معمولی سے معمولی بہانہ کی تلاش میں ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ایک ایسا قضیہ جسے ایک طرف تو اس قدر اہمیت دی جاتی ہے کہ آریہ سماج کی زندگی اور موت کو اس سے وابستہ قرار دیا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک اخبار نویس بغیر کسی سے پوچھے اور بغیر کسی سے ذمہ واری حاصل کئے اعلان کر دیتا ہے۔ کہ فیصلہ کے تمام اختیارات اسے حاصل ہیں۔ وہ جو مطالبات پیش کر رہا ہے۔ ان کی منظوری پر سارا جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔

باقی رہے مطالبات جن کے تسلیم کر لئے جانے پر اخبار "پرتاپ" کے نزدیک ستیاگرہ کے جاری رکھنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ ان میں سے دوسرا مطالبہ چونکہ ایسا ہے۔ جو انتظامی اور ملکی امور سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ پہلا مطالبہ ایسا ہے جس کے متعلق ہر وہ شخص اظہار رائے کر سکتا ہے۔ جو آریوں کی تعلیم۔ اور ان کے طریق عمل سے آگاہ ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہر مذہب وملت کے لوگوں کو اپنے عقائد اور اپنے مذہب کی تعلیم کی اشاعت کا پورا پورا حق ہے۔ اور کسی کے لئے جائز نہیں۔ کہ اس میں کسی رنگ میں رکاوٹ ڈالے۔ یہ نہایت ہی قیمتی اصل چونکہ اسلام نے ہی دنیا میں پیش کیا ہے۔ اور مذہبی معاملات میں کسی قسم کے جبر۔ تشدد اور رکاوٹ کو جائز نہیں رکھا۔ اس لئے ہر مسلمان نہایت فراخ دلی کے ساتھ دیگر مذاہب کے لوگوں کا یہ حق تسلیم کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے عقائد آزادی کے ساتھ پیش کریں۔ اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کے رو سے تمام مذاہب کے پیروؤں کے سامنے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ وہ مشترکہ مجالس منعقد کر کے ان میں اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کیا کریں۔ اور اس طرح دوستانہ تبادلۂ خیالات ہوا کرے۔

غرض اسلام کی تعلیم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے ماتحت ہم ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگوں کا جائز حق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اور انہیں دعوت دیں۔ کہ ان کے مذہب کی صداقت کو پرکھیں۔ اور اگر سچا پائیں۔ تو قبول کریں۔ لیکن یہ بات قطعاً ناقابل برداشت ہے۔ کہ اپنے مذہب کے پرچار کی آڑ میں دیگر مذاہب کے بزرگ اور مقدس انسانوں کو برا بھلا کہا جائے۔ ان کی الہامی کتب کی تعلیمات پر گندے اور دل آزار اعتراض کئے جائیں۔ ان کے عقائد اور اعمال کو غلط پیرایہ میں پیش کر کے ان پر ہنسی اور تمسخر اڑایا جائے۔

چونکہ بدقسمتی سے آریہ سماج نے رونما ہوتے ہی اپنی کامیابی اور فتح مندی کا انحصار تمام دیگر مذاہب کے متعلق انتہائی بدگوئی پر رکھا۔ اور ہر مذہب کے پیشواؤں اور ان کی مقدس کتب کے خلاف حد درجہ کی بدزبانی کی۔ اس لئے فتنہ وفساد اور لڑائی جھگڑا ان کے پرچار کا لازمی جزو ہو گیا۔ اس وجہ سے اگر ایک فرض شناس حکومت کچھ پابندیاں عائد کرتی ہے۔ تو بالکل حق بجانب معلوم ہوتا ہے۔ آریوں کو بھی اپنے سابقہ طریق عمل کی وجہ سے اس کے خلاف کوئی اعتراض نہیں۔ البتہ وہ آئندہ کے متعلق یہ اقرار کر کے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ "دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات و احساسات کا جائز خیال رکھتے ہوئے ویدک دھرم کا پرچار کریں گے"۔

آریہ صاحبان اگر اپنے سابقہ طریق عمل کو معیوب اور فتنہ انگیز سمجھ کر واقعہ میں اسے بدلنے کے لئے تیار ہیں۔ اور تمام مذاہب کے پیروؤں کے جذبات واحساسات کا خیال رکھنے پر آمادہ۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہم نہ صرف ان کے اس مطالبہ کی معقولیت کا اعتراف کر لیں گے بلکہ اس کی پوری پوری حمایت بھی کریں گے۔ لیکن آریوں کا فرض ہے کہ اس بارے میں صفائی کے ساتھ اطمینان دلائیں جس کا دلانا ان کے لئے نہایت آسان ہے۔ وہ جس اقرار پر ویدک دھرم اور آریہ سنسکرتی کے پرچار کی مکمل آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات و احساسات کا جائز خیال رکھیں گے"۔

اس کے متعلق وہ صرف اتنا بتا دیں۔ کہ "جائز" سے ان کی کیا مراد ہے۔ کیا سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں جسے آریہ صاحبان دیگر مذاہب کی الہامی کتب کے مساوی درجہ دیتے ہیں۔ تمام مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات واحساسات کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اسے وہ جائز سمجھتے ہیں۔ اگر "ستیارتھ پرکاش" کی تمام مذاہب کے بانیوں اور ان کی مقدس کتب کے متعلق نہ صرف غیر معقول۔ بلکہ نہایت آزاد نکتہ چینیاں ابھی تک جائز سمجھی جاتی ہیں۔ اور آریہ صاحبان اب بھی اس "جائز" کا نشانہ تمام مذاہب کے پیروکاروں کو بنانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ تو پھر قطعاً وہ اس قابل نہیں۔ کہ انہیں اس فتنہ انگیزی کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ ہاں اگر وہ "ستیارتھ پرکاش" کے متعلق یہ اعلان کر دیں۔ کہ اس میں جو طریق اختیار کیا گیا ہے وہ ناجائز ہے۔ اور ہم قطعاً اس کی اتباع نہ کریں گے۔ تو پھر وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کی بات پر غور کیا جائے۔ کیا آریہ صاحبان اس اہم اور ضروری امر کے متعلق اپنی صفائی پیش کریں گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ مسائل حج

معرفت الٰہی کے متعلق چند ضروری امور

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۶)

تبلیغی مجاہدہ

جب ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے یہ منظر آنکھوں سے دکھانے کے لئے کہ لوگ یأتوك رجالاً وعلیٰ کل ضامر یأتین من کل فج عمیق کے وعدہ بشارت کے مطابق آنے لگ جائیں گے۔ فرمایا فخذ اربعة من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءًا ثم ادعھن یأتینك سعیًا۔ یعنی چار پرندے پکڑ۔ پھر انہیں اپنی طرف ہلا۔ پھر ان میں سے ہر ایک پہاڑ پر رکھ پھر انہیں بلا تیری طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ خدا تعالیٰ نے یہ تدبیر لوگوں کے آنے کے لئے بتلائی۔ اور وہ احیاء جو مکہ کی ویران شدہ بستی کے آباد کرنے کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام چاہتے تھے۔ یہ تدبیر اس کے حصول کے لئے تبلیغی مجاہدہ تھا۔ کیونکہ نبیوں اور رسولوں کی روحانی اولاد جو ایمان کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے وہ تبلیغ کے ذریعہ ہی پیدا ہوتی ہے چنانچہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں اس بات کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں سے جو جسمانی رشتہ کی اولاد ہے۔ کسی کے باپ نہیں لیکن رسول ہونے سے تبلیغ رسالت کے ذریعہ جو روحانی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ضرور باپ ہیں۔ اسی طرح آج ہمارے زمانہ میں لاکھوں کی تعداد جو آج تک احمدی ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی اس وحیٔ بشارت کے مطابق کہ یأتون من کل فج عمیق اور یأتیك من کل فج عمیق۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے۔ پس مومنوں کی جماعت جو نبی کی روحانی اولاد ہوتی ہے اس کا روحانی تولد بھی تبلیغ رسالت کے ذریعہ ہی ظہور میں آتا ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو حکم چار پرندوں کے پکڑنے کا دیا گیا۔ اور فخذ کے حرف فا سے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ تیرے مقصد کے حصول کے لئے جو تدبیر اور کوشش سلسلۂ اتصال سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ معاً تبلیغ رسالت کا سلسلہ شروع کرنا چاہیئے۔ اور وہ چار پرندوں کو پکڑ کر اپنی طرف ہلانا ہے۔ خدا کا کلام چونکہ عالم روحانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اس میں برزخی اسرار کا ذخیرہ بھی پایا جاتا ہے۔ اس لئے قدسی زبان کے محاورات علاوہ محکمات کے متشابہات کی شان رکھنے سے تاویل اور تعبیر کے طریق پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

پس چار کا عدد اور پرندوں کا لفظ اور ان کا اپنی طرف ہلانا اور ان کا ہر پہاڑ پر رکھنا اور پھر بلانے پر ان پرندوں کا دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے پاس چلے آنا۔ یہ وہ بات ہے جو قابل غور ہے۔ اور قابل غور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے احیاء موتیٰ کے سوال کے جواب میں جس بات کو پیش کیا ہے ضرور ہے کہ جواب کو سوال سے مناسبت پائی جاتی ہو۔ ورنہ عدم مناسبت سے تو خدا تعالیٰ کے علم پر حرف آتا ہے۔ کہ سوال کے جواب میں جو بات پیش کی گئی ہے۔ وہ غیر متعلق پیش کی گئی اور جہاں جواب اللہ تعالیٰ کا ختم ہوا ہے۔ وہ یہ فقرہ ہے۔ واعلم ان اللہ عزیز حکیم۔ یعنی یہ بات جو تیرے سوال کے جواب میں پیش کی گئی ہے۔ اس سے تجھے ایک علم اور حکمت پر اطلاع دی گئی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے تو خدا کی صفت عزیز اور حکیم کے فیوض کا مظہر اور مورد بن کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عزیز یعنی صاحب عزت بھی ہے۔ کہ قدرت کے کاموں میں وہ مغلوب ہو کر ذلیل ہونے والا نہیں۔ بلکہ غلبہ پانے سے عزت والا ہے۔ اور حکیم یعنی صاحب حکمت بھی ہے۔ کہ علم اور قدرت کو بتقاضائے حکمت اسباب کے پیدا کرنے اور اسباب کے استعمال کرنے میں ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ علم اور حکمت جو نبیوں اور رسولوں کو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ جس سے روحانی مردے زندہ ہوتے ہیں۔ وہ تبلیغ رسالت کے متعلق علم اور حکمت کا دستور العمل ہے۔ اور وہ وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دعائیہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ اور وہ حسب ذیل ہے:-

تبلیغ کے لئے چار باتوں کی ضرورت

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتك ویعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم ان الفاظ میں رسول کی رسالت یعنی تبلیغ کے لئے چار باتوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی بات تلاوت آیات ہے یعنی تبلیغ میں دلائل اور براہین اور شواہد صدق اور احکام ہدایت کو پیش کرنا دوسری بات تعلیم کتاب تیسری بات تعلیم حکمت اور چوتھی بات تزکیہ نفوس ہے۔ اور ان چاروں باتوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی انك انت العزیز الحکیم فرما کر خدا تعالیٰ کی صفت عزیز اور صفت حکیم کے ماتحت رکھ کر بیان کیا ہے۔ اور انہی چار باتوں کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے اور چوتھے پارے میں ذکر کیا۔ اور سورۃ جمعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ذکر میں فرمایا یسبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض الملك القدوس العزیز الحکیم ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ اس جگہ بھی چاروں باتوں کے ذکر کرنے کے بعد خدا تعالیٰ کی صفت عزیز اور صفت حکیم کو ہی استعمال فرمایا گیا ہے۔ ہاں ابراہیم علیہ السلام کے الفاظ میں ترتیب یہ ہے کہ ویزکیھم کو نمبر چار پر رکھا گیا ہے۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ نے الفاظ بیان فرمائے ہیں وہاں ترتیب یہ ہے کہ ویزکیھم کو نمبر دو پر رکھا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے پیش کردہ الفاظ میں جو ترتیب ملحوظ رکھی ہے وہ اوپر کی چار صفات یعنی صفت الملك القدوس العزیز الحکیم کی مناسبت سے بطور لف ونشر کے ہے۔ اور چونکہ صفت قدوس دوسرے نمبر پر ہے جس کے فیض کے ماتحت انسان کو اعتقادی اور عملی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے صفت قدوس کے بالمقابل ویزکیھم کو بطور مناسبت رکھا گیا۔

انہی چاروں صفات کے ماتحت خدا کے نبی اور رسول روحانی مردوں کو تبلیغ رسالت کے ذریعے زندہ کرتے ہیں۔ پہلے تبلیغ کے ذریعے صداقت کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے باطل عقائد اور اعمال فاسدہ کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔ جس سے انسان متاثر ہو کر غلط عقائد کو ترک کر کے صحیح اور پاک عقائد اختیار کر لیتا ہے۔ سو یتلوا علیھم کے ماتحت تلاوت آیات کا عمل پیش کیا گیا اور اس عملی تبلیغ کے نتیجہ میں حق کو قبول کرنے سے دوسرے نمبر پر تزکیۂ نفس حاصل ہوا جو ویزکیھم کے مقابل ہے۔

اس کے بعد خدا کی کتاب کی تعلیم حاصل کرنے کی استعداد ہو جاتی ہے۔ اس لئے تیسرے نمبر پر تعلیم کتاب کو رکھا ہے۔ جو صفت العزیز کے بالمقابل ہے اور چوتھے نمبر پر تعلیم حکمت کو رکھا ہے جو صفت الحکیم کے بالمقابل ہے جو آخری نمبر ہے۔ جس کے حاصل ہونے سے انسان تعلیم کتاب کے بعد کتاب اللہ کے اسرار اور حقائق اور معارف جو عقائد اور اعمال کے احکام کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ حاصل کر کے کامل ہو جاتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی چار صفات کا اظہار

ان چاروں باتوں کے ذریعے خدا تعالےٰ کی چار صفات الملک القدوس العزیز الحکیم کے فیوض کا مظہر بن جاتا ہے۔ اور چونکہ تبلیغ کے وقت جب انسان دوسروں کو سناتا ہے تو زبان سے کلمات ہوا کے ذریعے سامعین کے کانوں تک اڑ کر جاتے ہیں۔ جیسے پرندے ہوا میں پرواز کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی کلمات اور اعمال کے اثرات کو پرندہ سے تشبیہ دی گئی ہے جہاں فرمایا۔ کل انسان الزمناہ طائرہ فی عنقہ۔ یعنی ہر ایک انسان کے طائر یعنی پرندہ کو ہم اسی کی گردن میں باندھ دیں گے۔ مطلب یہ کہ ہر ایک انسان اپنے قول و فعل کا نتیجہ خود بھگتنے والا ہے۔ اور جو کچھ اس نے کیا۔ اس کا ذمہ وار وہی ہے اور اسی کی گردن پر ہے۔ اس لئے اس تشبیہ سے ان چاروں باتوں کا لوگوں تک پہونچانا۔ اور بار بار پہونچانا جیسے شاگرد کو استاد بار بار سبق دیتا ہے اور اپنے علم کو اپنے کلمات کے ذریعے شاگرد کے ذہن نشین کرتا ہے۔ گویا ان چار طرح کے پرندوں کو پکڑ کر اور اپنے قبضہ میں لے کر بار بار کے عمل سے اپنی طرف بلاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہی شاگرد۔ اور وہی روحانی مُردے اسلامی رُوح سے زندہ ہو کر بلانے پر دوڑتے چلے آئیں گے۔ اور تلاوت آیات اور تزکیۂ نفوس اور تعلیم کتاب۔ اور تعلیم حکمت کے چاروں پرندے کہاں دوڑتے آئیں گے۔ انہی چار پہاڑوں پر جو خدا تعالےٰ کی چار صفات متذکرہ بالا ہیں۔ جن کی ایک طرف تجلی اعظم کا مظہر بلحاظ مکان مکہ۔ اور مکہ سے بڑھکر خاص کعبہ کا مکان ہے۔ جسے بلحاظ مظہریت بیت اللہ کہا جاتا ہے کہ جس طرح بیت یعنی گھر انسان کے قیام اور ظہور کی جگہ ہے۔ اسی طرح خدا کی معرفت کے نشانوں کے باعث اس مکان کو جو کعبہ ہے۔ خدا کا گھر قرار دیا گیا۔ اور دوسری طرف بلحاظ انسان کے حضرت ابراہیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کعبہ کی طرف جانے والے اور حضرت ابراہیم کی طرف جانے والے یا توت کے کاف خطاب کے لحاظ سے ایک ہی حکم میں قرار دیئے گئے۔ جیسے مسجد جس میں جا کر نمازی نماز پڑھتے ہیں۔ اور امام جو مسجد میں نماز پڑھانے والا ہے۔ نمازیوں کے لئے دونوں کو مرجع قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جس طرح کعبہ خدا کا نشان بلحاظ مظہریت تجلی اعظم ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی خدا کی تجلی اعظم کا مظہر اور نشان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین فیہ اٰیات بینات مقام ابراھیم کے ارشاد میں بیت اللہ کی صفت میں مبارک اور ھدی للعالمین کے الفاظ ذکر کئے گئے۔ اور پھر کعبہ کو آیات بینات کا محل قرار دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مقام ابراہیم کا فقرہ بیان کر کے ابراہیم کا مقام اور مرتبہ بھی بلحاظ شعائر اللہ ہونے کے وہی بیان کر دیا۔ جو کعبہ کے متعلق بیان کیا گیا۔ یعنی مبارک اور ھدی للعالمین اور آیات بینات کے لحاظ سے جس طرح کعبہ کو خدا کی مظہریت کا مقام حاصل ہے۔ اسی طرح ابراہیم کو خدا کی مظہریت کا مقام حاصل ہے اور جس طرح تبلیغ رسالت کے ذریعہ لوگ اسلام کو قبول کرنے والے ابراہیم کے پاس آئے۔ وہی لوگ کعبہ اور مکہ میں بھی آ پہونچے۔ اور پھر سب کا مرجع بلحاظ مناسبت فیوض اربع خدا تعالےٰ کی چار صفات ہیں۔ جن کو مثالی زبان میں چار پہاڑوں سے تشبیہ دی گئی۔ اور ہر پہاڑ پر ان سے ہر جزء کا رکھنا نسبتی لحاظ سے ہے

گویا تلاوت آیات اور تزکیہ نفس اور تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے ذریعے مومن انسان خدا تعالےٰ کی طرف جو ملک۔ قدوس۔ عزیز۔ حکیم کی چار صفات والا ہے۔ بوجہ حصول مناسبت دوڑتا ہوا چلا آتا ہے۔ جس کی تصویری۔ اور عملی مثال حاجیوں کا حج کے موقعہ پر کعبہ کی طرف دوڑ کر جانا ہے۔ اور اس کا نمونہ خود قادیان میں موجود ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو مظہر ابراہیم اور بروز خلیل اللہ ہیں۔ ان کی تبلیغ سے جو لوگ قادیان میں آ کر مہاجرانہ سکونت رکھنے سے خدا کے اس شہر کو جو روزانہ نئی آبادی کے ساتھ ترقی کرنے سے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی یاتون من کل فج عمیق اور یاتیک من کل فج عمیق میں ابراہیم کی وحی کی طرح کاف خطاب کا آپ کے لئے بھی ہے۔ کہ جہاں قادیان خدا کی تجلی اعظم کا مظہر ہے۔ وہاں آپ بھی خدا کی تجلی اعظم کے مظہر ہیں۔ پس وہ چاروں پرندے جن کے پکڑنے کے لئے خدا نے حکم دیا جن سے روحانی مُردوں کو زندہ کرنا اور پھر ان سے کعبۃ اللہ اور مکہ کی آبادی مقصود تھی۔ وہ وہی تبلیغ رسالت کے ساتھ تعلق رکھنے والے چار امور تھے جن کا اوپر ذکر کر دیا گیا۔ اور چونکہ مثالی اور تعبیری زبان میں تشبیہی اور استعارہ کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اس لئے تصویری زبان میں جہاں اللہ تعالےٰ کی ذاتی تجلی کی مظہریت کے لئے کعبہ کو مقرر کیا گیا۔ خدا تعالےٰ نے ان چاروں صفات کے لئے تصویری زبان کے ماتحت چار مقامات بھی مقرر کر دیئے۔ جن پر حج کے موقعہ پر حاجیوں کے لئے اعمال حج کی ادائیگی کے لئے جانا ضروری ہے۔ صفا و مروہ پہاڑی کا مشترکہ عمل سعی کے لئے اور جبل عرفات خطبہ اور نماز ظہر و عصر کے لئے۔ اور مزدلفہ نماز مغرب اور عشا کے لئے۔ اور منا رمی الجمار اور قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے جن کی حکمت بعد میں اپنے موقعہ پر بیان کی جائے گی۔

پس مکہ کی آبادی۔ اور کعبہ کا ان حالات میں آباد ہونا۔ اور اب تک آباد رہنا۔ اور ایک صحرائی ملک میں آباد رہنے کے ساتھ امن کا شہر پایا جانا کس قدر خدا تعالےٰ کی معرفت کا سامان ہے۔ جو ہر سال حج پر جانے والوں کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔ پھر کیا اسلامی رُوح سے زندہ ہونے والے وہ پرندے نہیں۔ جو محض خدا تعالےٰ کی آواز پر جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ بلند ہوئی۔ اور اذن فی الناس بالحج کے الفاظ میں دُنیا کو سنائی گئی۔ اس کی تعمیل میں دُنیا کے چاروں گوشوں سے محبت کے پروں سے پرواز کرتے ہوئے۔ اور خدا تعالےٰ کی تقدیس کے گیت گاتے ہوئے اس ازلی۔ ابدی قدوس کے مقدس مقام پر پہونچتے ہیں۔

ان چار پرندوں سے مُراد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر میں حضرت اسمٰعیل۔ اور حضرت اسحاق علیہما السلام کی نسل کے دو سلسلوں کے پہلے۔ اور پچھلے چار عظیم الشان نبی بھی قرار دیئے ہیں۔ یعنی حضرت موسےٰ علیہ السلام اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت احمد نبی اللہ مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور ایک رنگ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قریب کی نسل کے چار نبی بھی ہو سکتے ہیں۔ یعنی حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہم السلام۔ کیونکہ علم تعبیر کی کتابوں میں پرندوں کے پکڑنے سے مراد اولاد کا ہونا بھی لیا گیا ہے۔ چنانچہ اسحاق اور یعقوب کنعان اور شکم کے علاقہ کے لئے اور اسمٰعیل عرب کے لئے اور یوسف مصر کے لئے مقام عزت و عظمت پر جلوہ افروز ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی کی زندگی کا ایک اہم واقعہ

اور

غیر مبایعین پر اتمامِ حجت

اخبار "پیغام صلح" ۲۲ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک اعلان بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر اصحاب" شائع ہوا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ

"جماعت کے سب بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر انہیں حضرت مولانا نورالدین مرحوم اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم کے واقعات زندگی یاد ہوں یا انہوں نے بعض اور بزرگوں کے ذریعہ سے بعض حالات کو سنا ہو تو ان واقعات اور حالات .... سے مجھے آگاہ کریں۔"

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک اہم واقعہ تو اخبار "الفضل" ۱۳ جون میں شائع کرا دیا تھا۔ اب حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا ایک عظیم الشان واقعہ بذریعہ اخبار "الفضل" "پیغام صلح" کی درخواست پر شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ اس اہم واقعہ کو غیر مبایعین ضرور حضرت نورالدین اعظم خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات میں نمایاں طور پر درج کریں گے۔

۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا۔ کہ کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے؟" جس کے جواب میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"یہ بات تو بالکل غلط ہے۔ کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح پر وہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ اور حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے میری سمجھ میں ہمارے اور اُن کے درمیان اصولی فرق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہو اس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر۔ خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں۔ اور اسی کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو بالاتفاق کافر ہے۔ یہ جدا امر ہے۔ کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور ہمارے مخالف کیا؟ (اہل پیغام غور کریں۔ کہ وہ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے کہیں مخالف تو نہیں بن رہے)

اس خاتم النبیین کی بحث کو لا نفرق بین احد من رسلہ سے تعلق نہیں۔ وہ ایک الگ امر ہے۔ اس لئے مَیں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں۔"

(اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی یا بالفاظ دیگر حضور کی خلافت کا یہ ایک بڑا اہم واقعہ ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و تکفیر کا مسئلہ بالکل حل ہو جاتا ہے۔ غیر مبایعین کو ضرور اس واقعہ کو حضرت نورالدین اعظم کے سوانح حیات میں درج کرنا چاہیئے۔ متذکرہ بالا واقعہ کے پیش نظر کیا اہل پیغام میں سے کوئی سعید روح نہیں۔ جو ٹھنڈے دل سے غور کرے۔ کہ وہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو کم کر رہے ہیں۔ اور کیا اب بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا حق پر ہونا اور غیر مبایعین کا باطل پر ہونا ظہر من الشمس نہیں ہے۔ امید نہیں کہ غیر مبایعین حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا اہم واقعہ مندرجہ اخبار "الفضل" مورخہ ۱۳ جون اور حضرت خلیفۂ اول کے اس اہم واقعہ کو جو سلسلہ احمدیہ کے عقائد پر بڑی اچھی طرح روشنی ڈال رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ کی سوانح حیات میں درج کریں کیونکہ یہ واقعات اہل پیغام کے موجودہ عقائد پر کاری ضرب لگا رہے ہیں۔ بہر حال ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ کی زندگی کے اہم واقعات کی طرف اہل پیغام کی توجہ منعطف کرا دی ہے۔ اب ان سے فائدہ اٹھانا ان کا کام ہے۔ وما علینا الا البلاغ

خاکسار عنایت اللہ سیکرٹری تالیف و تصنیف راولپنڈی

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

امسال یوم التبلیغ غیر احمدی احباب کے موقعہ پر جو کہ ۳۱ جولائی کو منایا جائیگا۔ نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مندرجہ ذیل ٹریکٹ شائع کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ جن جماعتوں یا دوستوں کو ٹریکٹوں کی ضرورت ہو وہ مندرجہ ذیل قیمت پر دفتر نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوا سکتے ہیں

(۱) تفسیر خاتم النبیین ۴ صفحے کا ٹریکٹ فی سینکڑہ ۴؍
(۲) کیا اجرائے نبوت کا قائل کافر ہے " " " ۴؍
(۳) ناسخ منسوخ فی القرآن " " " ۴؍
(۴) مسلمانوں کی سیاست " " " ۴؍
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام " " ۴؍
(۶) وفات مسیح ناصری علیہ السلام " " " ۴؍
(۷) ہم احمدی کیوں ہوئے؟ ۸ صفحات ۸؍ ۴؍
(۸) پیغام احمدیت " ۴؍
(۹) "ہمارا رسول" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر فی ٹریکٹ ۱؍ [illegible]

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بساطِ سیاست پر احراری مہروں کی شاطرانہ چالیں

ووٹ حاصل کرنے کیلئے سیاسی اور مذہبی کانفرنس کا ڈھونگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوجرہ ضلع لائل پور میں ۳۰ جون سے ۲ جولائی تک احرار نے اپنی ایک پولٹیکل کانفرنس اور نام نہاد تبلیغی کانفرنس منعقد کی۔ جس کو کامیاب بنانے کیلئے کافی عرصہ پہلے چندہ کی فراہمی شروع کر دی گئی تھی۔ لیکن اس مرتبہ احرار کو اپنے اس مقصد میں کئی جگہ بُری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس لئے کہ شریف مسلمانوں پر ان لوگوں کی فریب دہی کا راز آشکار ہو چکا ہے۔ بعض جگہ تو چندہ طلب کرنے والوں کی گالی گلوچ سے بھی تواضع کی گئی۔ جن لوگوں نے بادلِ ناخواستہ چندہ دیا۔ انہیں کسی نہ کسی طریق یا اختیار سے مرعوب کر لیا گیا تھا۔ ورنہ اس کانفرنس کے انعقاد میں کسی کو دلچسپی نہیں تھی۔ چندہ کی ادائیگی میں مقامی سرکاری اداروں کے مسلمان ملازمین کا نمایاں حصہ تھا۔

چونکہ حلقہ ملتان کے اسمبلی کے نمائندہ کا دوبارہ الیکشن ہونے والا ہے۔ اس لئے احراری امیدوار کو ووٹ دلوانے کے لئے اس قسم کا ڈھونگ رچایا گیا۔ اس کانفرنس میں کیا ہوا؟ بس وہی کچھ جو احرار کانفرنسوں میں ہوا کرتا ہے۔ حکومت ہند۔ حکومت پنجاب۔ جماعت احمدیہ۔ اور تحریک خاکساران کو جی بھر کر کوسا گیا۔ اور ایسے ایسے شرمناک حملے کئے گئے۔ جن سے ان لوگوں کے اخلاق اور دلی بغض و کینہ کا اظہار ہوتا تھا۔ حقیقت بین لوگوں پر صاف عیاں تھا۔ کہ ان کی تقاریر کا ایک ایک لفظ مسلسل مایوسیوں، پے بہ پے ناکامیوں اور انتہائی بغض و کینہ کا آئینہ دار ہے کیونکہ ہر احراری مقرر کے لیکچر کی تان ان الفاظ پر آکر ٹوٹتی تھی کہ "مسلمانو! ہم اور صرف ہم ہی تمہارے ووٹ کے حقدار ہیں۔ ہمیں مایوس نہ کرنا"۔

ایک شخص عبدالکریم شورش نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انگریز نے جب دیکھا۔ کہ مسلمانوں میں جہاد کا مسئلہ ان میں جذبۂ حریت کی پیدائش کا باعث ہے۔ تو اس نے اس جذبہ کو مفقود کرنے کی خاطر بہت سی چالبازیاں شروع کر دیں اور مسلمانوں میں سے ہی بعض لوگوں کو کھڑا کر دیا۔ کہ وہ اسلامی لباس پہن کر مسلمان کے جذبۂ حریت کو مٹا دیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد نے مسلمانی کا نقاب اوڑھ کر مسلمانوں کے متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالا۔ اور جہاد کے مسئلہ کو حرام قرار دے دیا۔۔۔۔ مرزا نے اسلام کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے اتنی کہ ابوجہل اور شیطان سے بھی بڑھ کر۔ لیکن انگریز کے بل بوتے پر۔۔۔۔۔ شیطان نے کہا کہ میں نے اپنے تمام کام انگریزوں کے سپرد کر دئیے ہیں۔ پھر ایک شخص عنایت اللہ مشرقی کو کھڑا کر دیا۔ جو فتنہ خاکساریت کا بانی ہے۔ مرزائیوں سے کچھ نہ بنا۔ تو انگریز نے اسے کھڑا کیا۔۔۔۔۔ مجلس احرار کی بڑھتی ہوئی طاقت کو مرعوب کرنے کے لئے صوبہ میں ٹوانوں کی حکومت قائم کر دی۔ یہ وہی ٹوانے ہیں۔ جنہوں نے مکہ اور مدینہ پر گولیاں چلائیں۔ اور مزار حضرت معین الدین چشتی پر گولیاں کھاتے وقت سترہ سترہ روپے لے کر پیچھے ہٹ گئے یہ سب طاغوتی طاقتیں انگریزوں کے استحکام کے لئے ہیں۔ مسلمانو! آؤ احرار کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔ اور ان شیطانی قوتوں کا خم ٹھونک کر مقابلہ کرو"۔

مظہر علی اظہر نے بھی حکومت پنجاب کے خلاف نہایت اشتعال انگیزی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ ہم نے انگریز کا اور ان کے حمایتوں کا گولیاں کھا کر اور قید ہو کر مقابلہ کرنا ہے۔ مجلس احرار کے سوا ہندوستان میں کوئی اور ایسی جماعت نہیں جو مستقل طور پر انگریز کی مخالفت کرنے والی ہو۔ انگریز نے اپنے استحکام کے لئے مرزائیت کا فتنہ کھڑا کیا۔ مرزا محمود نے جنگ کے موقع پر کہا تھا۔ افسوس ہے کہ مجھ پر خلافت کا بوجھ ہے۔ ورنہ میں خود بھی انگریز کی مدد کیلئے لڑتا۔ مرزا محمود کو کشمیر کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔ تاکہ یہ مسلمانوں میں ہر دلعزیز ہو کر مسلمان لیڈر بن سکے لیکن مجلس احرار کی مساعی سے کچھ عرصہ بعد اُسے علیحدہ ہونا پڑا۔ اور اب کسی مرزائی کو لیڈر بنانا تو درکنار شامل بھی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہر جگہ جوتے پڑتے ہیں۔

مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری تو بس مضحکہ خیزیوں میں مشغول رہے۔ اور اپنی وزارت کے دلفریب خواب دیکھتے رہے۔ دورانِ تقریر میں کہا۔ مسلمانو! ہمیں ووٹ دو پھر ہماری وزارت قائم ہو جائے گی۔ تو تم اس نبی یا نبی کے مریدوں کا نام و نشان تک نہیں دیکھو گے۔ میں پنجاب میں حاکم بنوں گا۔ تو پھر مرزائیوں کو ہماری طرف جھکنا پڑے گا۔ اور ہم ان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ مسلمانو! ووٹ میرے کہنے کے بغیر کسی کو نہ دینا۔ ہمیں قادیان میں کانفرنس منعقد نہیں کرنے دی اگر اسلامی حکومت ہوتی تو دیکھتے کہ ہمیں کون روکتا۔ بات یہ تھی کہ میر مقبول محمود ریلوے میں بغیر ٹکٹ سفر کر رہا تھا۔ ظفر اللہ خاں نے کہا کہ میں اس پر مقدمہ چلاؤں گا۔ لیکن امیرالمومنین سر سکندر حیات خاں رحمۃ اللہ علیہ نے ظفر اللہ خاں سے کہا۔ کہ میر مقبول میرا عزیز ہے اس پر مقدمہ نہ چلاؤ۔ ظفر اللہ خاں نے کہا۔ پھر آؤ میرے ساتھ ایک سودا کر لو۔ تم قادیان میں احرار کی کانفرنس نہ ہونے دو۔ میں میر مقبول پر مقدمہ نہیں چلاؤں گا۔ چنانچہ دونوں کا سمجھوتہ ہو گیا اور اس طرح سکندر نے قادیان میں ہماری کانفرنس نہ ہونے دی۔

بہاء الحق قاسمی نے خاکساروں کے خلاف بولتے ہوئے کہا۔ کوئی نبی بن جاتا ہے۔ کوئی علامہ۔ جو بھی اُٹھ کا پٹھا اُٹھتا ہے۔ فتنہ ہی برپا کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد نے جہاد کو حرامیوں کا فعل قرار دیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ کہ جب کوئی برائی دیکھو۔ پہلے اسے ڈنڈے سے دور کرو۔ نہ مٹے تو زبان سے اور پھر بھی نہ مٹے۔ تو پھر اس سے تعلقات نہ قائم رکھو۔ اور یہ کمزور ترین ایمان ہے

لال حسین اختر نے حسب عادت اپنی بدزبانی۔ غلط بیانی اور اشتعال انگیزی کے بعد پبلک سے کلمہ پڑھوا کر اس بات کا عہد لیا کہ وہ احمدیوں سے قطع تعلق کرے۔

ان مقررین کے علاوہ چند احرار نے وقتاً فوقتاً نہایت اشتعال انگیز نظمیں پنجابی اردو اور پنجابی پڑھیں۔ جن سے جماعت احمدیہ کے دل بیحد مجروح ہوئے کیونکہ ان میں سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین کی گئی تھی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

الغرض پنجاب کی موجودہ وزارت پر ہر مقرر نے خطرناک حملے کرتے ہوئے پبلک کو اشتعال دلایا۔ کہ یہ وزارت تمہاری جڑوں کو کاٹ رہی ہے۔ اسے تباہ کر کے خالص اسلامی حکومت قائم کرو۔ مولوی عطاء اللہ نے خاکساروں کے متعلق پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ مولویو! یاد رکھو۔ اگر تم لوگوں نے ہمارے ساتھ مل کر کام نہ کیا۔ تو یہ خاکسار تمہیں مسجدوں سے گھسیٹ گھسیٹ کر دیں گے بیلچوں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے وغیرہ۔

عبدالکریم شورش۔ بہاء الحق قاسمی۔ عطاء اللہ عبدالقیوم وکیل۔ لال حسین اختر۔ حبیب الرحمٰن لدھیانوی۔ اور مظہر علی اظہر۔ تمام کے تمام مقررین نے اپنے لیکچروں میں اس بات پر زور دیا تھا کہ "ہم اکتوبر کے مہینہ میں قادیان میں اپنی کانفرنس منعقد کریں گے پھر دیکھیں گے کہ کون سا مائی کا لال ہمیں وہاں جلسہ کرنے سے روکتا ہے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ہمیں اکتوبر کے مہینہ میں قادیان کانفرنس کرنے سے روکے" اور اس قسم کی لفاظی سے مسلمانوں کو اشتعال دلاتے رہے۔

خاکسار۔ غلام حسین سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرہ

اہم ملکی حالات اور واقعات

گاندھی جی کا مشورہ فلسطینی یہود کو

امریکن اخبارات میں یہ نہایت ہی عجیب خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ گاندھی جی نے فلسطین کے یہود کو برطانیہ اور عرب دونو کے خلاف بعض ایسے مشورے دیتے ہیں۔ جو بہت خطرناک ہیں۔ اور یہودی لیڈر ان مشوروں کی روشنی میں اپنے مطالبات تسلیم کرانے کے لئے ایک عملی پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ مثلاً گاندھی جی نے ان کو مشورہ دیا ہے۔ کہ فلسطین میں ایک تحریک ستیہ آگرہ ہندوستان میں کانگرس کی ستیہ گرہی تحریک کے اصول پر جاری کریں۔ جو برطانیہ اور عرب دونو کے خلاف ہو۔ نیز ان دونو کا اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ ان سے ہر قسم کے سیاسی۔ اور مجلسی تعلقات منقطع کرلیں۔ برطانوی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے ایک متوازی حکومت وہاں قائم کرلیں۔ اور انگریز افسروں کے احکام کی تعمیل نہ کریں۔ فلسطین کے جن علاقوں میں اس وقت تک آباد نہیں ہوسکے۔ اور جہاں ان کا داخلہ ممنوع ہے۔ قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے وہاں بھی آباد ہونے کی کوشش کریں۔ اسی طرح یہود کے فلسطین میں داخلہ پر جو پابندیاں ہیں۔ ان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کثیر تعداد میں وہاں پہنچیں۔ اور اپنی نوآبادیاں قائم کریں۔

لکھنؤ میں مسلمانوں کی خانہ جنگی

لکھنؤ سے ۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ شیعہ سنی نزاع بڑھ رہا ہے۔ آج سنی ایک بزرگ کا عرس منا رہے تھے۔ کہ شیعوں نے فساد کرنے کی کوشش کی۔ اس پر ان پابندیوں کے علاوہ جو لکھنؤ کے مسلمانوں پر پہلے سے عائد ہیں۔ شیعوں پر ۴۸ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا۔ اور انہیں حکم دیا گیا۔ کہ اس اثناء میں اپنے گھروں سے نہ نکلیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں پولیس کا زبردست پہرہ لگا دیا گیا۔ مختلف حصوں میں شیعوں کی خانہ تلاشی ہوئی۔ اور ایک سو سے زائد کو زیر حراست کر لیا گیا۔ پولیس نے بعض مکانوں پر چھاپہ مار کر دو سے پنجابیوں کو گرفتار کیا۔ جو تبرا کے لئے آئے ہوئے تھے۔ کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے جرم میں اڑھائی صد شیعے گرفتار کئے گئے۔

آج اسمبلی میں اس ایجی ٹیشن کے متعلق بہت سے سوالات دریافت کئے گئے۔ جن کے جواب میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ اس تحریک کے سلسلہ میں ۱۰۵۱ شیعوں پر جرمانہ کیا گیا تھا۔ جس کی مجموعی تعداد ۲۵ ہزار ہے۔ ۳۴۶۳ پر جرمانہ کی رقم ۲۵ ہزار ہے۔ لیکن اس میں سے تاحال کوئی وصولی نہیں ہوئی۔ اگر مجرمین درخواست کریں۔ تو حکومت یہ جرمانے معاف کرنے کے سوال پر ہمدردانہ غور کر سکتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ یہ شورش تمام صوبہ میں پھیل رہی ہے۔ شیعوں کے لئے کرفیو آرڈر کے نفاذ پر بحث کرنے کے لئے ایک ممبر نے تحریک التوا کا نوٹس دیا تھا۔ لیکن حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اگر شیعہ اس بات کا یقین دلائیں۔ کہ عرس کے موقعہ پر وہ امام باڑہ کے قریب جمع نہیں ہونگے۔ تو یہ احکام واپس لئے جاسکتے ہیں۔

چند روز ہوئے شیعوں کے ایک وفد نے گاندھی جی سے بمبئی جاکر ملاقات کی تھی۔ اور اس تحریک کے لئے ان کی ہمدردی حاصل کرنی چاہی تھی۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے ان کی باتیں سن کر ان سے صاف الفاظ میں کہدیا ہے کہ آپ لوگ اپنے دعویٰ کو دلائل کے ساتھ ثابت نہیں کرسکے۔ اس لئے افسوس ہے کہ میں اس معاملہ میں مداخلت کر کے آپ کی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

پشاور سے ۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ شیعہ سنی نزاع کی چنگاریاں پاراچنار کے علاقہ میں بھی پھیل رہی ہیں۔ اور وہاں کے شیعہ سنیوں میں خوفناک فساد کا اندیشہ لاحق ہو رہا ہے۔ شیعہ تبرا کہنے کے لئے لکھنؤ جانا چاہتے ہیں۔ لیکن مسلح سنی نوجوانوں نے سڑک کو گھیر رکھا ہے۔ اور تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ ان کو گذرنے نہیں دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیدرآباد میں آریہ ستیہ گرہ اور مسلمان

دہلی سے ۳ جولائی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ آزاد علاقہ اور سرحدی مسلمانوں کے نمائندگان کا ایک وفد مولوی عبدالودود صاحب کی قیادت میں یہاں آیا۔ اور پرفیسر سوداکر جی سیکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ سے ملاقی ہوا۔ اور ان سے حالات وضاحت بیان کیا۔ کہ آریوں کی تحریک حیدرآباد کا اثر صوبہ سرحد اور آزاد علاقہ میں کیا ہوا ہے۔ وفد نے بتایا کہ حضور نظام کے خلاف اس معاندانہ شورش نے مسلمانوں میں سخت اضطراب اور بے چینی پیدا کر رکھی ہے۔ وفد نے آرین لیگ کے دوسرے عہدہ داروں سے بھی مجلس میں ملاقات کی۔ اور مسلمانان سرحد و آزاد علاقہ کے جذبات ان تک پہنچائے۔ آرین لیگ کے عہدیداران نے ان کو جواب دیا۔ کہ وہ حیدرآباد میں جاکر تمام حالات اور واقعات کا خود مطالعہ کریں۔ چنانچہ یہ وفد حیدرآباد روانہ ہو گیا۔

لاہور میں مولوی ظفر علی صاحب نے مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام "تحفظ دولت عالیہ آصفیہ" کے نام سے ایک تحریک شروع کر رکھی ہے۔ جس کے لئے رضاکار بھرتی کئے جا رہے ہیں۔ اور موچی دروازہ کے باہر ایک کیمپ لگا دیا گیا ہے۔ اس تحریک کو مضبوط بنانے کے لئے مولوی صاحب پنجاب کے مختلف شہروں کا دورہ کرنے کے بعد صوبہ سرحد گئے ہیں۔ اخبار زمیندار نے مذکورہ بالا وفد کو مشورہ دیا ہے کہ ان کی جاری کردہ تحریک کے ساتھ شامل ہو کر کام کریں۔ ورنہ تفرقہ پیدا ہوگا۔ اس سلسلہ میں مولوی ظفر علی صاحب نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس تحریک کے آغاز کے ساتھ ہی بعض غیر ذمہ دار لوگوں نے مختلف مقامات پر چندہ کی فراہمی کا کام شروع کر دیا ہے اور وہ جو کچھ لیتے ہیں۔ اس کا کوئی حساب اس تحریک کے مرکز میں نہیں دیتے۔ خود مولوی صاحب اپنی ایک نظم حیدرآباد کے متعلق چھپوا کر ایک ایک آنا پر فروخت کرا رہے ہیں۔ تاکہ اپنی تحریک کو چلانے کے لئے سرمایہ جمع کرسکیں۔

گاندھی جی اور ہندو مسلم اتحاد

بمبئی سے ۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی مولانا شوکت علی کی وفات پر اظہار افسوس کرنے کے لئے "خلافت ہاؤس" میں مولانا کے فرزند کے پاس گئے۔ اگرچہ آپ اس سے قبل تعزیت بذریعہ خط کر چکے تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے بہت سی وہ باتیں بیان کیں۔ جو ان کے دل میں علی برادران کی محبت کا موجب تھیں۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے ان سے دریافت کیا۔ کہ ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔ گاندھی جی نے کہا۔ میں مسلمانوں کو تاحال بھولا نہیں۔ گو میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے بھول چکے ہیں اس میں شک نہیں کہ حالات سخت مایوس کن ہیں۔ لیکن میں ہندو مسلم اتحاد سے مایوس نہیں ہوں۔ مجھے کامل امید ہے کہ اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤنگا۔ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کا مستقبل تاریک ہے۔ اور جب تک یہ دونو قومیں مل کر آگے نہ بڑھیں ملک آزاد نہیں ہو سکتا۔ دونو قوموں میں ایک دوسرے کے خلاف سخت غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ اور وہی در اصل دونو کو ایک دوسرے کے قریب نہیں ہونے دیتیں۔ آپ قریباً پون گھنٹہ اس حصہ مکان میں جہاں مولانا شوکت علی رہا کرتے تھے ٹھہرے رہے۔ تحریک عدم تعاون کے بہت سے کارکن بھی اس وقت موجود تھے۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات وعطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کرسکتے ہیں۔ (منیجر)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

روس کے ساتھ معاہدہ میں ایک نئی روکاوٹ

لنڈن سے ۵ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس کے ساتھ معاہدہ میں ایک نئی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے منشاء کے مطابق برطانیہ اور فرانس نے بحیرہ بالٹک کی ریاستوں کی حفاظت کی ذمہ واری اپنے سر لے لی تھی۔ لیکن جب ان کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ روس ہالینڈ اور سوئیٹزرلینڈ کی حفاظت کا وعدہ کرے۔ تو وہ اس میں تامل کرتا ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ کے حلقوں میں یہ خیال عام ہے۔ کہ روس کے اس طرز عمل کا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ گفت وشنید کے معاملہ میں تعویق ڈالی جائے۔ اور اس طرح مسٹر چیمبرلین کی پوزیشن خراب کی جائے۔ آج وزارت کا اجلاس ۲ ½ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ جس میں اس گفت وشنید کی رپورٹ پر غور کیا گیا۔ کل پھر اجلاس ہوگا۔ اس صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ پہلے ان تینوں ملکوں کا باہم معاہدہ ہو اور اس کے بعد جن ممالک کی وہ حفاظت کی ذمہ واری اٹھانا چاہتے ہیں۔ ان کو اس معاہدہ میں شریک ہونے کے لئے آمادہ کریں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ کوئی ایسا برطانوی مدبر ماسکو بھیجا جانا چاہیئے۔ جو موسیو سٹالن سے ذاتی دوستانہ تعلقات رکھتا ہو۔

اس سلسلہ میں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر اسوقت جنگ چھڑ جائے۔ تو فرانس اور برطانیہ پولینڈ کو اس کے علاقہ میں کوئی قابل قدر امداد نہیں دے سکتے۔ موثر امداد اسے صرف روس ہی سے مل سکتی ہے۔ لیکن جب تک فرانس و برطانیہ کے ساتھ اس کا معاہدہ نہ ہو۔ نہیں مل سکتی۔ گویا اگر اس معاہدہ سے قبل جنگ چھڑ گئی۔ تو فرانس و انگلستان اتنی دور سے اپنی انتہائی خواہش کے باوجود اسے جرمن کی دست برد سے بچا نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر یہ اتحاد ہو جائے۔ تو پھر جنگ کا امکان ہی بہت کم رہ جائے گا۔ کیونکہ جرمنی اور اٹلی گو کس قدر طاقتور ہوں۔ مگر روس۔ فرانس۔ انگلستان اور ترکی کی متحدہ طاقت کے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتے۔

آج برطانوی دارالعوام میں ایک سوال دریافت کیا گیا۔ کہ پولینڈ کے سوا دوسرے ممالک کو آزادی اور حفاظت کی گارنٹی دینے میں حکومت برطانیہ کو کیا مشکلات درپیش ہیں۔ اس کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ ان مشکلات کی تفاصیل میں جانا مناسب نہیں۔ اور نہ ہی یہ فرض کر لینا صحیح ہے۔ کہ مشکلات صرف ایک ہی طرف سے آ رہی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ ڈینزگ کے آزاد شہر میں جرمن افواج اور اسلحہ جات کی خلاف قانون درآمد کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ جرمن گورنمنٹ کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ مناسب کارروائی کرنے سے گریز نہیں کرے گی۔ وہ ڈینزگ کے متعلق اپنی ذمہ واری سے پوری طرح آگاہ ہے اور اپنا فرض ضرور پورا کرے گی۔

چین پر حملہ کا اثر جاپان کی اقتصادی حالت پر

جاپان گورنمنٹ کو جنگ چین کے سلسلہ میں اس قدر کثیر اخراجات کا متحمل ہونا پڑا ہے۔ کہ وہ قریباً دیوالیہ ہو چکی ہے۔ سونے کا ریزرو بہت ہی کم ہو چکا ہے۔ اور اسلحہ کی خرید کے لئے اب اس کے پاس سونا نہیں رہا۔ چنانچہ ان حالات سے مجبور ہو کر اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان میں بسنے والے تمام ملکی وغیر ملکی سونے کے زیورات یا برتن غرضیکہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہو یکم جولائی سے پانچ جولائی تک وزارت خزانہ کے حوالہ کر دیں۔ حکومت کی طرف سے ان لوگوں کو قیمت بھی ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مگر نہایت ہی کم نرخ پر۔ رعایا کے لئے نمونہ قائم کرنے کی غرض سے خود شاہ جاپان نے اپنی عینک کا سنہری فریم وزارت خزانہ کے حوالہ کر دیا ہے۔ لوگوں کو اخراجات میں ہر طرح کفایت اور بچت کرنے کی تحریک کی جا رہی ہے۔ تا قومی ضروریات کے لئے روپیہ فراہم ہو سکے۔ حتیٰ کہ خود شاہ جاپان نے ذاتی استعمال کے لئے ایک ایسی موٹر رکھی ہوئی ہے۔ جو کوئلہ سے چلتی ہے۔

ٹین سین کی ناکہ بندی

ٹوکیو سے ۴ جولائی کی خبر ہے۔ کہ آج برطانوی سفیر نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ٹین سین میں حالات نے زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان ناکہ بندی کو اور سخت کر دیں گے۔ اس سلسلہ میں جو گفت وشنید ٹوکیو میں ہونے والی ہے۔ اسکے متعلق وزارت خارجہ جاپان کے ایک افسر کا بیان ہے۔ کہ اگلے ہفتہ سے شروع ہو جائے گی۔ اور اس میں صرف ٹین سین کے حالات اور کوائف پر ہی بحث ہوگی۔ اس سلسلہ میں ٹوکیو سے ۵ جولائی کی آمدہ ایک خبر نہایت تشویشناک ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جن اطالوی سپاہیوں نے سپین کی خانہ جنگی میں جنرل فرانکو کی امداد کی تھی۔ ان کی خدمات حکومت جاپان نے حاصل کر لی ہیں۔ چنانچہ ان کے متعدد دستے نیپلز سے بذریعہ جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ حکومت جاپان نے غیر ملکی باشندوں پر کڑی پابندیاں عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ جاپان کی جنگ بھی بدستور ہے۔ جاپانی خبر رساں ایجنسیوں کا بیان ہے۔ کہ منگول اور مانچوکو کی سرحد پر روسی افواج کے ساتھ سخت لڑائی ہوئی اور جاپانیوں نے چودہ روسی ہوائی جہازوں کو گرا لیا۔ اگر اٹلی کے رضاکار اس طرح برملا جاپان کی حمایت میں میدان میں آ کودے۔ تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہز ہائی نس نواب صاحب جاورہ

دام اقبالہٗ کے برادر خورد خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب وزیر اعظم ریاست جاورہ ارقام فرماتے ہیں۔ کہ آپکی کتاب محض افسانہ سمجھ کر شروع سے آخر تک مطالعہ کی واقعی بڑی دلچسپ کتاب ہے اور تبلیغ کے اس طریق کو میں بیحد پسند کرتا ہوں۔ اس سے پہلے میں نے احمدی لٹریچر بالکل مطالعہ نہیں کیا تھا۔ مگر آپکی اس کتاب نے طبیعت میں شوق پیدا کر دیا۔ اس لئے دل چاہتا ہے کہ مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کروں...

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کی سرپرستی میں شائع ہونے والے رسالہ نظام المشائخ کے ایڈیٹر اور مشہور ادیب جناب مولانا واحدی صاحب میونسپل کمشنر دہلی تحریر فرماتے ہیں:۔ "بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی۔ تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے۔ انکے سنانے کیلئے ایسے ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے"

منشی دیا نرائن صاحب نگم ایڈیٹر رسالہ زمانہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ "واقعی آپ کی کتاب بڑی دلچسپ ہے۔ رسالہ زمانہ اور اخبار آزاد میں ریویو کرونگا" چنانچہ مارچ کے رسالہ زمانہ میں بڑا عمدہ ریویو کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ کر لیجئے۔ کہ جس کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ غیر احمدی تو الگ رہے ہندو تک اسکو دلچسپی سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ نے احمدی ہونے کے باوجود ابھی تک اسکو مطالعہ نہیں کیا۔ بقول شخصے چراغ تلے اندھیرا

بفضلہ یہ ایسی کامیاب اسکیم ہے۔ کہ اگر آپ ذرا سی ہمت کریں تو سالانہ جلسہ تک پچیس لاکھ آدمی کو بڑی آسانی سے تبلیغ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ معروف سے معروف اور مخالف سے مخالف کو بھی آپ یہ کتاب مطالعہ کیوا سطے دیدیں تو وہ ختم کرنے کے بعد ہی کتاب ہاتھ سے رکھتا ہے۔ جیسا کہ سینکڑوں میں سے چند معززین کے خطوط کے اقتباسات سے آپنے اندازہ فرما لیا ہوگا۔ اس لئے اس حیرت انگیز مقبولیت کو دیکھ کر تین روپیہ کے بجائے ہم نے بھی اکروپیہ قیمت کر دی ہے۔ تاکہ غریب سے غریب احمدی بھی پچیس لاکھ آدمی کو تبلیغ کرنے کے پروگرام میں حصہ لے سکے۔ کتاب وزنی ہے۔ محصولڈاک آٹھ آنہ لگتا ہے۔ اس لئے دس آدمی ملکر منگوائیں۔ تو دس کتابوں پر ریل میں آٹھ آنے محصول لگے گا۔ غفلت اور کاہلی سے بچنے کا یہ طریقہ ہے۔ کہ آج ہی منگوا لیجئے

منیجر پارک پیراڈائیز و پارک مینشن دہلی دروازہ دہلی